



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

آج کل وہ غم و فکر، مشکلات اور پریشانیاں کثرت سے موضوع تھثیت ہیں، جو انسان کو بلا کر رکھ دیتی ہیں، اور مور زانہ کے ساتھ انسان ان میں بنتا ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کا علاج کیسے کریں؟ کیا شرعی طور پر یہ جائز ہے کہ انسان خود پر آپ کو بھی دم کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَاللّٰهُمَّ اسْلَمْنَا إِلَيْكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
إِنَّمَا الْمُسْلِمُ الْمُؤْمِنُ بِأَنَّهُ أَنْعَمٌ

سب سے پہلے تو یہ جانتا واجب ہے کہ ان مشکلات، پریشانیوں، غمتوں اور فکرتوں کو اللہ تعالیٰ گناہوں کا لکھا رہنا کر گا ہوں کو مٹا دیتا ہے اور انسان اگر صبر کا مظاہرہ کرے تو اسے مشکلات کے باعث اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ غم و فکر کے ازالہ کے لیے مسنون دعاؤں کے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں مثلاً، بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی اس حدیث میں ہے جسے اہل سنن نے صحیح روایت کے ساتھ نقل کیا ہے:

اللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ امْبَيْكَ، نَاصِيْتُ بِيْكَ، نَاصِيْتُ فِيْكَ، عَدْلٌ فِيْ قِضايَّاتِكَ، أَسْأَلُكَ بِعُلْمِ أَنْتَ مُوْلَكُ، مَغْفِيْتُ بِهِ فَنَكَتْ، أَوْغَافِرْتُ أَعْذَّهُ مِنْ فَنَكَتْ، أَوْ اسْتَغْفِرْتُ بِهِ فِيْ عِلْمِ النَّيْبِ عَنْكَ، أَنْ شَجَلَ الْمُزَارَانِ
(رَجَعَ عَلَىِّ، وَأُورَصَدَرَىِّ، وَجَلَاءَ حَرْبَنِيِّ، وَذَهَابَ بَهْنِيِّ، (مسند احمد 352، 391/1)

اسے اللہ اہلین تیر اپنے ہوں، تیر سے بندے کا یہا ہوں، تیر سے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیر سے ہاتھ میں ہے۔ تیر ایک حکم میرے حق میں نافذ ہے۔ تیر ایک حکم میرے بارے میں بھی بر عدل و انصاف ہے۔ میں تیر سے ہر اس نام کے ساتھ جو تیر اتام ہے، تو نے خود اسے لپنے نام کے طور پر رکھا گیا اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا تو نے اسے غیب میں لپنے ہی پاس رکھا، میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن "غظیم کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کا مدا اور میرے فکر و غم کو دور کرنے کا سبب بنا دے۔"

: اسی طرح یہ دعا بھی پڑھتے رہتا چاہیے

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي أَنْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ **۸۷** ... سورۃ الانیاء

"تیر سے سوا کوئی مصبوغ نہیں، تو پاک ہے (اور) یہ نک میں قصور وار ہوں۔"

: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے

فَإِنَّمَا لَهُ الْوَجْهُ مِنَ الْغَمْ وَكَذَّابٌ بِهِ الْوَمْنِينَ **۸۸ ... سورۃ الانیاء**

"تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔"

اس میں کوئی حرج نہیں کہ انسان لپنے آپ کو خود دم کر لے۔ بن مسعود رضی اللہ عنہما سوتے وقت مسوزاب پڑھ کر خود پر آپ کو دم کیا کرتے تھے، انہیں پڑھ کر لپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو لپنے پھر وہ اور جسم پر جہاں پہنچ سکتے، پھر یا کرتے تھے۔

هذا عندی والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 489

محمد فتویٰ

